

جملہ بزم کا محتاج نہیں ہوا کرتا صدر عالی وقار! نہ ہی اس میں کوئی بحر ہوتی ہے نہ ردیف قافیہ کی کوئی بندشیں مگر ایک بات تو ہے ہم جملے سننے کے اتنے عادی ہو چکے ہیں کہ اب ہمیں مصرعہ کہنے کا نہ آگیا۔

آنے والی بلاؤں کو ٹالنے کی خاطر آیت کریمہ کا ورد کیا جاتا ہے ہم یہ ورد چار سال کے عرصے تک متواتر کرتے ہیں مگر اگلے ہی برس ہم نصیبوں جلی قوم پر ایک حکمران مسلط ہو ہی جاتا ہے۔

روٹی کپڑا اور مکان تین ایسی نایاب شے ہیں جو ہمیں صرف چاند پر دکھائی دیتی ہیں۔

یتیموں کے سروں کی قسمیں کھا کر ایوانوں میں انصاف کے وعدے تو کیے جاتے ہیں مگر ساہیوال والوں کے لیے وہ وعدہ ہی کیا جو وفا ہو جائے۔

یہاں قاتلوں کے سروں پر ایسے پیر مرشد کا ہاتھ ہوتا ہے کہ ان کے بس میں ہو تو باعزت بری ہونے کے بعد فوراً ہی ان کے چرنوں میں جا گریں اور پکاریں کاش آپ ہمارے والد ہوتے۔

یہاں نبی کے مہموں پر بیٹھ کر محمود ایاز کی بھائی چارگی کا درس تو دیا جاتا ہے مگر محرم الحرام کے آتے ہی میں مومن تو کافر کا نعرہ بھی اسی پر بیٹھ کر لگایا جاتا ہے۔

المیہ تو یہ ہے کہ یہاں قیامت سے پہلے قیامت ہو کر گزر جاتی ہے مگر ہمیں ان کے جھوٹے سارے وعدے سن کر ہمارے منہ سے ایسے جملے ایسے ایسے کلمات نکلتے ہیں کہ دن میں پانچ مرتبہ نماز کے لیے ہمیں چھ مرتبہ وضو باندھنا پڑتا ہے کہ

آئی ایم ایف کو سمجھتے ہیں معیشت کا علاج لوگ الکوبل کو کھانسی کی دوا کہتے ہیں

یہ تو چلتی نہیں پی ایم کی اجازت کے بغیر اس کو ایوان صدارت کی ہوا کہتے ہیں

جانے کب ہمیں اس میں آگ لگانی پڑ جائے (ہم سیاست کے جنازے کو چتہ دیتے ہیں)²

حیف یہ جملوں کے رموز و اوقاف اب ہمارے مقدر کا فیصلہ کیا کرتے ہیں ڈی وقار! آسمانوں پر بننے والے رشتے تین بول کی مار سے زمین پر ٹوٹ جایا کرتے ہیں بیٹیوں کے باپ آج بھی اپنی لاٹھو کو یہ دعا دے کر رخصت کرتے ہیں کہ اس گھر سے تمہارا اب جنازہ ہی نکلے قبل از نکاح اسے بیٹی بنا کے رکھنے کی قسمیں تو کھائی جاتی ہیں مگر عین رخصتی کے بعد وہی بہو ساس کے لیے بہو بن جاتی ہے اور شہر نامدار کی محبت بستر کی چار دیواری تک ہو کر رہ جاتی ہے۔

المیہ تو یہ ہے کہ اب ہمارے منہ سے ایسے ہی جملے نکلیں گے کہ اب نہ کوئی مسیحہ آئے گا نہ کوئی فرشتہ ہماری مدد کو اترے کہ ہم اگر ابلیس کو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا تسلیم کریں تو محبوب ہمارے قدموں میں لانے کی گارنٹی دی جاتی ہے۔

اس سے پہلے کہ ٹیکنالوجی کے دوڑ میں یہ عورت مرد سے دو قدم آگے نہ نکل جائے لہذا اس کی شادی کرا دی جائے فوراً کرا دی جائے۔

مقتولین کو کٹہروں میں کھڑے یہاں ایک زمانہ گزر جاتا ہے مگر عدالت کی سنوائی کسی نتیجے کسی فیصلے پر نہیں بلکہ تاریخ پر تاریخ تاریخ دے کر ملتوی کر دی جاتی ہے۔

بچپن میں ہماری مائیں ہمیں یہ کہہ کر سلایا کرتی تھیں کہ سو جا میرے چنا/منہ ورنہ بھوت آ جائے گا آج وہی مائیں ہمیں لوریاں سناتے سے باز ریتی ہیں اور تھپکیاں دے دے کر ہمیں یہ باور کراتی ہیں کہ سونا مت مرے لعل ورنہ پھر سے کسی تبدیلی کا خواب آ جائے گا کہ

لٹنے والوں کا مددگار نہیں ہے کوئی

اس قبیلے کا بھی سردار نہیں ہے کوئی

میں وہ محبوب تمنا ہوں کہ جس کی خاطر

بری بستی میں ازادار نہیں ہے

کوئی مجھ کو اس بات سے آتا ہے بہت خوف یہاں

سب فرشتے ہیں گناہگار نہیں ہے کوئی

لفظ لا صرف ایک لفظ نہیں اپنے آپ میں پورا ایک جملہ ہے فرق صرف اتنا ہے اگر اسے مرد دہرائے تو وہ مومن ہے اور عورت دہرائے تو وہ کافر ہے۔

Hassan Zaib Jadoon Speeches